© rasailojaraid.com

ملاحظات ادبیہ

از

(جناب مولانا ابو محفوظ الکریم معصومی لکچرر تاریخ مدرسہ عالیہ کلکتہ)

اس مضمون کا تعلق ہندوستان کے جلیل القدر ادیب مولانا عبد العزیز میمنی مدظلہ کے شائع کردہ مجموعہ قصائد و منظومات عرب "الطرائف الادبیۃ" سے ہے، یہ مجموعہ مولانا کا وہ خاص تحفہ ہے جسے آپ نے اپنی علمی سیاحت سے واپسی پر حلقۂ ارباب علم و ادب میں پیش کیا تھا اس کی طباعت آج سے پندرہ برس پیشتر سنہ ۱۹۳۷ء میں لجنۃ التالیف والترجمہ والنشر کے روح رواں احمد امین کے خاص اہتمام سے ہوئی تھی؛ الطرائف کے دو حصے ہیں ان میں سے القسم الاول دیوان الافوہ اودی دیوان شنفریٰ ازدی و دیگر متعدد قصائد فرائد پر مشتمل ہے؛ اعظم گڈھ کے موقر مجلہ معارف اور کلکتہ مدرسہ میگزین بابتہ ماہ مئی سنہ ۱۹۵۱ء کے القسم العربی میں اسی حصہ کی ایک نظم "قصیدۃ العروس" کے متعلق راقم السطور کے مضامین شائع ہو چکے ہیں پیش نظر مضمون میں بھی القسم الاول ہی سے متعلق چند باتیں ذیل میں پیش کی جائیں گی؛

مجھے مولانا موصوف کی کتابوں سے بے حد شغف اور ان کے ٹھوس ادبی خدمات سے والہانہ عقیدت ہے ذیل کی سطریں یا پیشتر جو مضامین شائع ہو چکے ہیں ان کے پس پردہ دراصل یہی عقیدت کارفرما ہے الطرائف میں بہتیرے ایسے مقامات ملتے ہیں جن کی تصحیح نہیں کی گئی اور ان مقامات پر "کذا" "کذا فی الاصل" یا سوالیہ نشانات کے ذریعہ تنبیہ کر دی گئی ہے جیسا کہ عصر حاضر کے محققین و مصححین کا طریقہ ہے، ان مقامات میں سے بعض کی تصحیح کی صورت میرے ذہن میں بھی آ گئی چنانچہ سطور آئندہ میں پوری تفصیل ملے گی، الطرائف کے ذیول و حواشی نہایت قیمتی اور پر از معلومات ہیں لیکن بعض مراجع کی مدد سے منکشف ہوا کہ شاید اختصار پسندی کی بنا پر مولانا نے بعض روایتی اختلافات کو نظر انداز کر دیا ہے، ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں سے بعض اہم لفظی اختلاف کی تصریح ضروری معلوم ہوئی، اسی طرح چند تصحیفات کی تصحیح کی بھی جرأت کی گئی ہے۔

الفراع الطرائف ص ۴۶، شطر ۹۵ ابو النجم العجلی:

كَادِيَةٌ تَجْنِي فُرَاعٍ عَجْعَلِ

میری گفتگو کا تعلق لفظ (فُراعٌ) بالعین سے اس لفظ کی تفسیر شرح میں اس طرح کی گئی ہے:۔ الفراع حوض من ادم اھ مولانا نے کتب لغت کی طرف مراجعت فرمائی پر اس لفظ کا سراغ حوض کے معنی میں کہیں نہیں ملا چنانچہ حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔ قوله الفراع حوض، لا اعرفه، وفي مستدرك التاج الفراع بالکسر ما علا من الارض وارتفع وجمعه فرعة اھ (تعلیق ۹۵)

اصل یہ ہے کہ "فراع" بالعین حوض یا برتن کے معنی میں عربی زبان میں کہیں نہیں آیا اور اس لفظ کے مادہ کو حوض کی خصوصیت معنوی سے کوئی مطابقت ظاہری نہیں، (فراع) اپنے مادہ کے اعتبار سے ارتفاع و علو کے معنی بتاتا ہے اور حوض کے لئے خلاء، وسعت اور گہرائی ضروری ہے لہذا (فراع) اور اس کی تفسیر مذکورۂ بالا میں تطبیق کی صورت ممکن ہی نہیں کہ حوض کے معنی پر دلالت کرے، حوض کی معنوی خصوصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس لفظ کے اصل قالب تک پہنچ سکتے ہیں، لفظ (فراع) کو اس قالب سے بڑی مشابہت ہے البتہ ان دونوں میں ایک نقطہ کا فرق ہے ایسی صورت میں کتابت کی تصحیف عام طور پر پائی جاتی ہے اس ایک نقطہ کے اضافہ سے حوض کے معنی ظاہر کرنے کے لئے جس قالب کا تعین ہو سکتا ہے (فراغٌ) بالغین المعجمہ ہے نہ کہ (فراع) بالعین، اب اصولِ لغت کی مراجعت کی جاتی تو اس خیال کی تصدیق ہو جائے گی، لفظ کی صحیح صورت میرے ذہن میں جس طرح آئی بے کم و کاست اسی طرح بیان کر دینا مناسب معلوم ہوا ورنہ اس تطویل کی ضرورت ہی کیا تھی: اب آپ کے سامنے نصِ لغوی بھی پیش کئے دیتا ہوں۔

صاحب لسان نے مشہور امام لغت اصمعی کے حوالہ سے (الفراغ) کے معنی (حوض من ادم) نقل کئے ہیں اور اس سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اصمعی نے استشہاد میں ابو النجم کے اسی شطر کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیش کیا ہے اصل عبارت حسب ذیل ہے:

عن الاصمعی: الفراغ حوض من ادم واسع ضخم قال ابو النجم:

طاف بہ جنبی فراغٍ عثجل

ویقال عنی بالفراغ ضرعہا انہ قد جفّ مافیہ من اللبن فتغضّن اھ (لسان ج ۱۰/ ۳۲۸)

لفظ کی صحیح صورت معلوم کر لینے کے بعد شاید اس تصریح کی ضرورت نہ سمجھی جائے کہ (ف) کو کسرہ کی حرکت ہوگی نہ کہ ضمہ کی، تاہم مزید توثیق کے خیال سے قاموس کی یہ عبارت پیش کی جاتی ہے

"کَکتاب العدل من الاحمال، وحوض واسع ضخم من ادم والاناء اھ (ف رغ)

اس شطر کا لفظی اختلاف بھی ملحوظ رہے کہ الطرائف میں (طاویہ) اور لسان العرب میں (طاف بہ) ہے لسان کی روایت اصل کی تصحیف پر مبنی ہے ورنہ روایت صحیحہ (طاویہ) ہے تاج العروس کی روایت بھی یہی ہے (ج ۶/ ۲۶) لسان کے مصحح نے (طاف بہ) کے متعلق "کذا فی الاصل" کہہ کر تاج کی روایت کو مناسب قرار دیا ہے غور کیا جائے تو (طاویہ) کا (طاف بہ) کی شکل اختیار کر لینا کاتب کی ادنیٰ بے توجہی سے ممکن ہے، مخطوطات کی تصحیح کرنے والے جانتے ہیں کہ ناسخین کی ستم ظریفی صحیح الفاظ کو اس سے زیادہ عجیب وغریب ہیئت عطا کرتی ہے، تاج میں شطر ۲۸ بھی موجود ہے،

عن الطرائف ص ۲۸: عدی بن الرقاع کے بیت ۲۸ کی شرح میں ذیل کی عبارت ملاحظہ فرمائیے:

قال ابو یوسف: سمعت ہشاما المکفوف یحکی عن ابی عمرو عن الاصمعی (کذا)

وکذالک الاد واء مضمومۃ نحو النحاز الرداع والقلاب قال ابو عمرو وھو السواف بالفتح اھ

اس عبارت کی تصحیح میں مولانا نے بین القوسین المربعین حرف (عن) بڑھایا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور مشکل پیش آگئی جس سے تقصّی کی کوئی صورت نظر نہیں آئی تو ہلالین کے درمیان (کذا) کا اضافہ کر دیا، مجھے یقین ہے کہ جو مشکل ان کو پیش آئی وہ دراصل حرف (عن) کے اضافہ سے پیدا ہوئی: لسان میں یہی عبارت زیادہ مکمل طور پر موجود ہے اس کی عبارت پیش نظر ہو تو تصحیح کی صورت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ظاہر ہو جاتے گی لہذا عبارت نقل کی جاتی ہے۔

قال ابن السکیت: سمعت هشاما المکفوف یقول لأبي عمر إن الأصمعي یقول: السواف بالضم ویقول الأدواء کلها جاءت بالضم نحو النحاز والدکاع والزکام والقلاب والحمال قال أبو عمرو هو السواف بالفتح اھ (لسان ج ۱۱/۳۲ سوف)

میرے خیال ناقص میں مذکورہ بالا عبارت کی روشنی میں تصحیح اس طرح ہونی چاہیے:

قال أبو یوسف: سمعت هشاما المکفوف یحکي لأبي عمرو عن الأصمعي [یقول السواف بالضم] وکذالک الأدواء مضمومة الخ ابو یوسف اور ابن السکیت کے درمیان صرف کنیت اور نسبت کا فرق ہے:

الرّدّاع | مذکورۃ الصدر عبارت میں امراض کے جو نام آئے ہیں ان کی تصحیح میں بھی مولانا نے یقیناً بڑی زحمت اٹھائی ہے، ورنہ اصل نسخہ میں ان مفردات کی صورتیں مسخ ہو چکی تھیں چنانچہ حاشیہ ۱ پر ان کی اصلی صورتوں کو محفوظ کر دیا گیا ہے: الاصل (النحاز الرکاع ۔۔۔ العلاث)

مجھے ان میں سے صرف ایک لفظ کی تصحیح سے اختلاف ہے، مولانا نے (الرکاع) کی صحیح صورت (الرداع) تجویز فرمائی ہے، ان دونوں میں صورۃً کچھ مشابہت ضرور ہے لیکن اقرب الی الصواب یہ ہے کہ (الرکاع) کی صحیح شکل (الدکاع) کو قرار دیا جائے، (الد) کا (الر) بن جانا بہت آسان ہے لیکن (داع) کا (کاع) بن جانا نسبۃً مستبعد ہے، نیز لسان العرب کی مذکورہ بالا عبارت میں (الرداع) کے بجائے (الدکاع) ہے، دکاع کی تفسیر کے لئے لسان کی عبارت ملاحظہ ہو:

الدکاع سعال یاخذ الابل وقیل داء یاخذ الإبل والخیل فی صدورها کالسعال

قال القطامي: تری منه صدور الخیل زورا کان بها نحازا أو دکاعا اھ (ج ۹۲/۱۰)

الشفاق | الطرائف ص ۱۵، س ب: الصلاۃ فی الخ شفاق بالشین والفاء مولانا میمنی کے نزدیک صحیح ہے ارشاد فرماتے ہیں: الشفاق الشفقة مصدر اخلت به المعاجم اھ (تعلیق ۱)

مولانا نے اس منظومہ کے ابیات کی تخریج نہیں کی ہے بلوغ الارب (ج ۲/۲۸۷) میں اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض ابیات باختلافِ الفاظ موجود ہیں۔ بظاہر شفاق بہ معنی شفقت یہاں پر چھپایا ضرور ہے لیکن اس مصدر کا ثبوت معاجم کے علاوہ مجامیع ادبیہ سے بھی شاید ہی بہم پہنچے۔ بلوغ الارب میں (الشقاق) بالشین والقاف چھپا ہے اس کو تصحیف مطبعی قرار دینا آسان تھا لیکن کتاب المحبّر لابن حبیب جو ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۲ء میں حیدرآباد سے شائع ہوئی ہے اس میں بھی (الشقاق) بالقاف ہی چھپا ہے (المحبّر ص۳۲۶) غرض شفاق بالفاء کی صحت محتاج ثبوت رہی۔ ظن محض یا نسخۂ شنقیطی کے اعتماد پر اس لفظ کی تثبیت مناسب نہیں جبکہ اس نسخے کے متعلق مولانا خود فرماتے ہیں: ولم یخل من اغلاط اھ

عَبَرَ | ص ۱۵، ۲/ب: وجاء وا الخ اس لفظ پر مولانا کا حاشیہ ہے: ہو جمع عبرۃ او بالفتح الدمع اھ بلوغ الارب اور کتاب المحبّر کے صفحات محولۂ بالا میں (غبر) بالمعجمہ ہے، اس لفظ پر کسی نے المحبّر کے اصل نسخہ میں یہ تعلیق لکھی ہے جمع غبرۃ من التراب اھ مفہوم کے اعتبار سے بھی اس کا موزوں ہونا واضح ہے۔ اگرچہ (عبر) بالعین پڑھنے کی بناء پر بھی مفہوم میں کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی تاہم میرے خیال میں اصح (غبر) بالمعجمہ ہے، کتاب المحبّر میں اس منظومہ کے پانچ ابیات لفظی اختلاف کے ساتھ ملتے ہیں ان اختلافات کا ذکر باعث تطویل ہوگا۔

مُکتَتِبٌ | الطرائف ص ۱۰۰ ب/۲۲: مستضرع الخ شرح میں بھی دوبار (مکتتب) کا لفظ مذکور ہے یہ اگر خطاء مطبعی نہیں تو یقیناً تصحیف کاتب ہے، صحیح لفظ (مکتنت) ہے (لسان ج ۱/۱۰۹ تاج العروس ج ۱/۵۷۹، الاکتنات: الخضوع والرضا (قاموس)

نِہٗ زَناءُ الحامیین | الطرائف ص ۹۹ ب/۱۳: شأس الھبوط الخ لفظ "زناء" کو مولانا نے کسرہ کی حرکت دی ہے لسان العرب میں یہ شعر دو جگہ آیا ہے اور دونوں جگہ (فشنغ فشنغ) بالضم ضبط کیا گیا ہے لیکن صحیح ضبط بفتح الزاء ہے فیروزآبادی کا قول ہے: الزناء کسحاب (قاموس)، زمخشری کا بیان ہے: زناء ھو فی الصفات نظیر براء وجواد وجبان الخ (الفائق ج ۱ ص ۲۷۰) ابن الاثیر نے النہایہ میں اور زبیدی نے تاج العروس میں زمخشری ہی کے قول کو نقل کیا ہے (تاج: ۱/۱۴۷):

تَوَاقِر | ص ۱۱۴، ۱/ب: صحیح تواقر بالزاء ہے اس لفظ کی تصحیح مع سند لغوی میرے مضمون مطبوعہ معارف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں گذر چکی ہے یہاں لسان العرب کے ماخذ کی تصریح کر دی جاتی ہے -

لسان کی عبارت ابو عبید القاسم بن سلام کی کتاب الغریب المصنف سے منقول ہے، ابو عبید کے الفاظ باب ما خالفت العامة فیہ لغات العرب من الکلام کے تحت یہ ہیں: وھی قاقوزۃ وقاذورۃ للّتی تسمّی تاقرّۃ (ملاحظہ ہو مجلہ ZDM ۸۸ ، راموز ۹ سطر ۶ - ۷ ، ج ۶۹ صفحہ ۱۹۱۵ء) اس لفظ کا استعمال الاقیشر اپنے ایک بیت میں کرتا ہے :

افنی تلادی وما جمعت من نشب قرع القواقیز افواہ الاباریق

اس کے بعد دو بیت اور ہیں (الشعراء: ابن قتیبۃ ص ۲۱۹ ، طبع المعاہد ۱۹۳۲ء م)

سطور ذیل میں چند اہم روایتیں ذکر کی جاتی ہیں -

ص ۷ ، ج ۳ : بلبرقۃ ذات الکف بجائے ببرقۃ ضاحک (یاقوت ، ج ۱/۵۸۸)

ص ۸ ، د ۳ : یاقوت ایضاً ، بہ روایت کاساد العزیمۃ (یاقوت ج ۲/۲۱۶)

ص ۹ ، ھ ۲ : القیتبی کی روایت تبعج بتقدیم العین علی المیم (معانی القیتبی: صفحہ ۲۳۲ حیدرآباد)

ص ۳۶ : ای ۲ : سمیر اللیالی بجائے سجیس اللیالی (تفسیر الطبری ج ۷/۱۳۹ ، الشعراء ص ۱۸ طبع المعاہد صحاح "سمر" ، الاغانی وغیرہ)

ص ۳۹ : ھی ۲۰ : عمرو ادس ھطہ بجائے سعد بن مالک (یاقوت ج ۱/۳۴۰)

ص ۶۳ ، شطر ۴۸ : روایت الأیّل بالفتح والکسر بروزن قنّب وسیّد ، نیز ابن الاعرابی کی قراءت میں یائے مشدد کے بجائے جیم مشدد یعنی الاجّل بروزن قنّب و قبّر ہے (تاج العروس ج ۴/۱۸۳ ، ج ۷/۲۴۴ ، ۲۱۵ ، لسان ج ۸/۲) ابدال الیاء بالجیم لغت قلیلہ ہے (التاج بر موقع ، الشعراء ص ۲۹ رسالۃ النضر بن شمیل فی الحروف العربیہ صفحہ ۱۶۳ طبعۃ بیروت ، اوعنست ہفنر)

ص ۶۷ ، شطر ۱۲۹ : المہلبی کی روایت من حب عادٍ ہے بجائے من نحت عادٍ کے یاقوت کی تصریح ہے : قال محمد بن ابی عبیدۃ المہلبی البئر التی بالماویۃ وھی بئر عادیۃ لا یقل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماءها ولو ورد ها جميع اهل الارض درایاها عنی ابوالنجم العجلی حیث قال: من نحب الخ المادیۃ ج ۴/۴۵۴)

ص ۹۸، شعر ۱۵۲: فی سرطم ھاد بجائے دکاھل ضخم، سرطم بروزن جعفرو زبرج (تاج العروس ج ۸/۱۴)

ص ۴۷ ش: ابن قتیبہ کی روایت عاریۃ بجائے عادیۃ اور رھج بجائے ذنب ہے، قال القتیبی: العاریۃ الناس لانھا لا تکسی شیئا الا اکلته ورھجها دخانها شبهه بالغبار معانی القتیبی ص ۱۳۴

ص ۸۷، ش ۲۳: مصرعہ ثانی کتاب الاغانی میں اس طرح ہے:

حیاء یکف الدمع ان یتطلعا (ج ۵/ ۱۲۷)

ص ۸۷، ش ۲۹: صدر البیت کے الفاظ کتاب الاغانی میں اس طرح ہیں:

تبرض عینیه الصبابة کلما

ص ۹۶ ش: معجم البلدان کی روایت دکناء ملحمۃ ہے بجائے بیضاء محملقۃ کے (ج ۲/ ۴۹) نیز بیضاء محکمۃ کی روایت بھی موجود ہے (ج ۳/ ۳۴) معجم الشعراء للمرزبانی میں بیضاء کے بجائے غبراء ہے:

(ف) کہا جاتا ہے کہ اس مضمون کو سب سے پہلے بنی عقیل کے ایک جاہلی شاعر نے باندھا تھا اس کا شعر حسب ذیل ہے:

یثیران من نسج الغبار علیهما قمیصین اسمالا و یرتدیان

اس کے بعد مشہور شاعرہ خنساء اسی مضمون کو اس طرح ادا کرتی ہے:

جارى اباه فاقبلا وهما یتعاوران ملاءة الحضر

اخیر میں عدی بن الرقاع اسی مفہوم کو پیش کرتا ہے

یتعاوران من الغبار ملاءة بیضاء محکمة هما نسجاها (یاقوت بعان)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ص ۹۸ ب ۲ : لسان اور تاج میں تنبّهم کے عوض ان تنهّم ہے (لسان، نصح، تاج ج ۵/۵۲۵)

ص ۹۸ ب ۵ : لسان میں بجائے الحافل، الموا ظن ہے، ابو الهثیم کے نزدیک مضطلعٌ کے عوض مطّلع بالادغام بھی روایت صحیحہ ہے ابن السکیت کا قول ہے: لا یقال هو مطّلع بحملہ، لیکن اللیث اور احمد بن حاتم کے بیان سے ابو الهثیم کو تقویت پہنچتی ہے، اختلاف کی یہی نوعیت ابن مقبل کے اس مصرعہ میں بھی ہے: مناطویل نجاد السیف مطّلعٌ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے لسان (ضلع) اور تاج العروس (ج ۵/۴۳۵، ۴۲۴)

ص ۹۹ ب ۹ : تاج العروس میں بعضهم کی جگہ ودّهم ہے، شمر کی روایت میں من ذی زوائد کے عوض مقابل الخطو ہے (تاج، ج ۱۲/۶، لسان ج ۱۰/۱۱۷)

ص ۹۹ ب ۱۲ لسان اور تاج دونوں کی متفقہ روایت عنابها بجائے عنا بها رل، شرح تاج، ج ۵/۳۹۷) عنان کسحاب دیار بنی عامر میں ایک وادی کا نام ہے (قاموس، یاقوت ج ۳/۷۴۴)

ص ۹۹ ب ۱۳ : تنشع کے عوض تکشع بھی روایت صحیحہ ہے، نشع بالامر نشعا و نشاعة ضاق به ذرعاً (اللسان ج ۹/۳۵۷) التاج، ج ۵/۵۷۹، ج ۶/۳۴)

سردست انہی سطروں پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ روایات و الفاظ کے جملہ اختلافات پیش کئے جائیں تو بہت ممکن ہے کہ بعض قارئین پریشان خاطر ہو جائیں، میں نے معانی القتبی کے بعض حوالے صرف اس خیال سے پیش کئے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ فوائد اس مضمون میں جمع ہو جائیں ورنہ یہ تو ابھی سنہ ۴۹ - ۵۰ ء میں حیدرآباد سے شائع ہوئی ہے گرچہ اس کے نسخۃ الخط کے حوالے علامہ میمنی کے ذیول و حواشی میں بھی نظر آتے ہیں۔

اخیر میں مولانا میمنی سے خصوصی طور پر عرض کرنا ہے کہ عاجز راقم کا مقصد وحید علم و ادب کی خدمت ہے لہٰذا ان سطور کو نقد بر ئی پر محمول کریں، نیز یہ بھی گذارش ہے کہ الطرائف کی طباعت کو ایک عرصہ ہو چکا ہے اس اثنا میں ان کے پاس غیر صحیح مقامات کی تصحیح و اصلاح کے متعلق کافی ذخیرہ جمع ہو گیا ہو گا ان تصحیحات و دیگر علمی فوائد کو اگر کسی رسالہ میں شائع فرما دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا کہ اس دور حرماں میں جبکہ عربی ادبیات سے لوگوں کی دلچسپی ختم ہو چلی ہے الطرائف کے دوبارہ چھپنے کی امید تو نہیں کی جا سکتی۔

© rasailojaraid.com